۱۹۴۸ء میں سیدہ زینب نے اخوان پر ابتلا کو دیکھا تو امام البنا کو پیش کش کی کہ وہ اخوات میں شامل ہونے پر آمادہ ہیں۔ اس موقع پر امام نے ان کو ہدایت دی اور قائل کیا کہ وہ اس تنظیم کو قائم رکھیں۔ یہ دونوں فیصلے اپنے اپنے وقت پر حالات کے تقاضوں کے عین مطابق تھے۔ سیدات مسلمات تحریکی سوچ اور مکمل یک سوئی کے ساتھ مظلوموں کی امداد اور حاجت مندوں کو بنیادی ضروریات فراہم کرنے کا اہم کام کرتی تھیں۔ دورِ ابتلا میں نہایت حکمت اور خاموشی کے ساتھ ان عظیم خواتین نے اخوانی گھرانوں کو بڑا سہارا دیے رکھا۔

زینب الغزالی نے اپنی رودادِ ابتلا میں ایسے ایسے واقعات بیان کیے ہیں کہ رونگٹے کھڑے اور آنکھیں اشک بار ہوجاتی ہیں۔ امام حسن البنا کی شہادت سے قبل ان کو کسی نے بتا دیا تھا کہ حکومت کے کیا عزائم ہیں۔ شاہ فاروق کے عہد میں امام کی شہادت اور بعد میں فوجی انقلاب کے ذریعے برسرِ اقتدار آنے والے طالع آزما کرنل جمال عبدالناصر کے اخوان کو بیخ و بُن سے اکھاڑ دینے کے حالات و واقعات انسانی تاریخ کا سیاہ ترین باب ہیں۔ اس دورِ ابتلا میں سیدہ زینب نے اخوان کے گھرانوں کی امداد اور دعوت کے میدان میں پیدا ہونے والے خلا کو پُر کرنے کی داعیانہ ذمہ داریوں کو بطریق احسن ادا کیا۔ وہ عورت تھیں مگر اللہ نے ان کو بے پناہ قوتِ ارادی اور عزمِ صمیم سے مالا مال کر رکھا تھا۔ اخوان کے چھے قائدین ۱۹۵۴ء میں تختہ دار پر شہید کر دیے گئے۔ باقی ماندہ لوگ مرشدِ عام دوم حسن الہضیبی کے ساتھ بدترین زنداں خانوں میں اذیت و کرب کی زندگی گزار رہے تھے۔ جیل سے باہر مردوں کے محاذ پر سید قطب اور خواتین کے حلقوں میں سیدہ زینب نے بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔ سید قطب کو بھی ۱۹۵۶ء میں بغاوت کے مقدمے میں گرفتار کرلیا گیا۔ وہ ۲۹ اگست ۱۹۶۶ء کو تختۂ دار پہ لٹکائے گئے۔

زینب الغزالی کی بھی نگرانی کی جاتی رہی تھی۔ ان کی گرفتاری ۲۰ اگست ۱۹۶۵ء کو بغاوت ہی کی فردِ جرم کے تحت عمل میں آئی۔ ایام حیاتی (اُردو ترجمہ رودادِ قفس از مولانا خلیل احمد حامدیؒ) میں مرحومہ نے اپنے اُوپر ڈھائے جانے والے مظالم بیان کیے ہیں۔ ان پر کتے چھوڑے گئے جو ان کو بھنبھوڑتے رہے، ان کو تازیانے مار مار کر لہولہان کر دیا گیا۔ ان کی ٹانگ توڑ دی گئی، ان کو بھوکا پیاسا رکھا گیا۔ وضو اور پینے کے لیے پانی تک نہ دیا گیا۔ رفعِ حاجت کے لیے بیت الخلا

جانا بھی ممنوع تھا اور یہ کیفیت کئی روز تک رہی۔ آفرین ہے اس خاتون کی ہمت و عزیمت پر کہ ظالم ظلم توڑتے توڑتے تھک گئے مگر اس نے باطل کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیا۔ ترغیب کا ہر جال بھی پھیلایا گیا اور ترہیب کا آخری حربہ تک بھی استعمال میں لایا گیا۔ ان کے فالج زدہ خاوند محمد سالم کی کنپٹی پہ پستول رکھ کر محبوس و مظلوم زینب کے طلاق نامے پر دستخط کرنے پر مجبور کیا گیا۔ ان سے زبردستی دستخط کرائے جا رہے تھے تو ان کی زبان پر یہ الفاظ تھے: ''اے اللہ تو گواہ رہ' میں نے اپنی بیوی زینب الغزالی الجبیلی کو طلاق نہیں دی''۔ (رودادِ قفس' ص ۲۷۵)

انھیں عمر قید کی سزا سنائی گئی مگر ناصر کی موت کے بعد سادات نے اخوانی زندانیوں کو رہا کرنا شروع کیا تو ۹ اگست ۱۹۷۱ء کو سیدہ زینب کی رہائی کا پروانہ جاری ہوگیا۔ اس وقت جیل میں ان کے ساتھ سید قطب کی عظیم بہن محترمہ حمیدہ قطب بھی مقید تھیں۔ زینب الغزالی نے حمیدہ قطب کو جیل میں چھوڑ کر رہا ہونے سے انکار کر دیا مگر کارندوں نے انھیں زبردستی جیل سے نکال باہر کیا اور عظیم سید قطب کی عظیم بہن نے بھی انھیں تسلی دی کہ وہ اطمینان سے جائیں' حمیدہ کے حوصلے اللہ کی توفیق سے پست نہ ہوں گے''۔ (ایضاً' ص ۳۰۲-۳۰۳)

محترمہ زینب الغزالی کو چار مرتبہ خواب میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ جیل میں آنحضورؐ نے ان کو ان کے پیدایشی نام سے تین مرتبہ پکارا۔ وہ کہتی ہیں کہ میرا نام زینب غزالی رکھا گیا تھا' الغزالی بعد میں معروف ہوگیا۔ آنحضورؐ نے زینب غزالی ہی کہہ کر پکارا اور تسلی دی کہ وہ آنحضورؐ کے نقشِ قدم پر چل رہی ہیں (ایضاً' ص ۷۸-۷۹)۔ یہ عظیم ترین اعزاز ہے۔

جیل سے رہائی کے بعد محترمہ زینب الغزالی اپنی وفات تک اخوان کی قیادت میں نمایاں شخصیت رہیں۔ امام حسن الہضیبیؒ' سید عمر تلمسانیؒ' جناب محمد حامد ابوالنصرؒ' استاذ مصطفیٰ مشہورؒ' جناب مامون الہضیبیؒ اور موجودہ مرشد عام الاخ محمد مہدی عاکف سبھی ان سے مشورے لیا کرتے تھے۔ وہ اخوان کی تحریک میں اس وقت مادرِ مشفق کا مقام رکھتی تھیں۔ ان کی زندگی قرونِ اولیٰ کی مسلمان خواتین کا نمونہ تھی۔ حق تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

رمضان کے لیے ہمارے نئے تحفے

کلید البقرہ

طویل ترین سورت کے مطالب و معانی تک رسائی کے لیے خرم مراد سے کلید حاصل کیجیے۔ یہ سورت آج اُمت مسلمہ کو کیا پیغام اور رہنمائی دیتی ہے؟ تفسیری لٹریچر میں بیش بہا اضافہ۔ اُردو میں پہلی بار (ترجمہ: Key to Al-Baqarah)

رمضان کے چاند سے عید کے چاند تک

محمود فاروقی کے مشہور زمانہ کالم محراب و منبر کا پہلا انتخاب۔ حسنِ بیان کا کمال ہے کہ ایک ہی موضوع کا بار بار بیان ہے مگر نہ تکرار کا احساس ہوتا ہے نہ اُکتاہٹ کا۔ روزے کی عبادت کے سب پہلو ہلکے پھلکے انداز میں عیاں ہوتے جاتے ہیں۔

دین کے تقاضے

قرآن کی آخری سورتوں کی روشنی میں

خرم مراد

سورۃ العصر سے سورۃ الناس تک ۱۲ سورتوں کے درس، کیسٹ اور سی ڈی کے بعد اب کتابی شکل میں

نیکی کا موسم

سردی گرمی کی طرح نیکی کا بھی موسم ہوتا ہے جو رمضان کے عنوان سے آتا ہے۔ اس کی بہاروں کی جھلک دکھانے والی ایک مؤثر جامع عربی تحریر کا ترجمہ۔ رمضان کے ثمرات کو کیسے سمیٹا جائے۔

جنت کا سفر

زندگی کے مختلف دائروں کے لیے اللہ کے رسول کی عملی رہنمائی۔ خرم مراد کے دل نشین انداز میں۔ احادیث کے یہ ۱۴ مطالعے آپ کو وہ راستے بتاتے ہیں جن پر اس دنیا میں سفر کر کے آپ اپنی منزل جنت تک پہنچ سکتے ہیں۔

رمضان کے پرہیز

بعض امور میں مسلمان رمضان میں کچھ زیادہ ہی مشغول ہو جاتے ہیں جب کہ ان سے بچنا چاہیے۔ ان کی نشان دہی تا کہ آپ شعوری طور پر پرہیز کر سکیں۔ عربی سے ترجمہ

زیر طباعت...... ۱۵ شعبان سے دستیاب، ان شاء اللہ

دیدہ زیب پلاسٹک لفافوں میں

تحفہ رمضان ہدیہ -/37 روپے	خزینہ رمضان ہدیہ -/30 روپے	ھدیہ رمضان ہدیہ -/22 روپے
توشہ رمضان ہدیہ -/30 روپے	سوغاتِ رمضان ہدیہ -/36 روپے	معارف رمضان ہدیہ -/35 روپے

ڈی لکس رمضان سیٹ ایکسپورٹ کوالٹی

بیرونِ ملک: ہدیہ 10 سیٹ: 100 ڈالر مع ڈاک خرچ

اندرونِ ملک: 360 روپے فی سیٹ مع ڈاک خرچ

رمضان کارڈ

قیمت 6 روپے

احباب کو رمضان کی فرحتوں میں شریک کرنے کے لیے ایک نئی روایت

سیکڑے پر خصوصی رعایت

مزید تفصیلات کے لیے ہماری فہرست طلب کریں

نقد یا ڈرافٹ کے ساتھ آرڈر دیں یا وی پی طلب کریں

منشورات

لاہور: منصورہ ملتان روڈ۔ 54570 فون: 042-542 5356 فیکس: 042-543 2194

کراچی: ڈیسنٹ بک پوائنٹ A/57 بلاک 5 گلشن اقبال۔ فون: 021-4967661

اسلام آباد: شاپ نمبر 3 کرن پلازہ F-8 مرکز۔ فون: 051-2261356

manshurat@hotmail.com

رمضان مبارک

کتب کی رعایتی اسکیم

		قیمت	رعایتی قیمت
کتاب الصوم	مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ	75/-	40/-
فضائل قرآن	"	50/-	27/-
اسلامی زندگی	محمد علی ہاشمی	150/-	80/-
شعور حیات (۳ حصے)	مولانا یوسف اصلاحی	180/-	100/-
شمع حرم	"	55/-	30/-
گلدستہ حدیث	"	30/-	16/-
خاصانِ خدا کی نماز	ابو محمد امام الدین	33/-	18/-
خوفِ آخرت (۲ حصے)	"	60/-	36/-
خورشید رسالتؐ کی پانچ کرنیں	آبادشاہ پوری	54/-	30/-
حسن گفتار	طالب الہاشمی	100/-	55/-

● ڈاک خرچ بذمہ خریدار ● ادائیگی نقد

البدر پبلی کیشنز

اُردو بازار لاہور-54000' فون: 7225030، 0300-8485030

اخبارِ اُمت

غزہ سے انخلا: وسیع تر اسرائیل کا خواب؟

عبدالغفار عزیز°

۴۵ کلومیٹر لمبی اور ۶ سے ۱۱ کلومیٹر تک چوڑی غزہ کی پٹی فلسطینی سرزمین کا صرف ۵ء۱ فی صد بنتی ہے۔ اس کا کل رقبہ ۳۶۵ مربع کلومیٹر ہے اور یہاں ۱۴ لاکھ فلسطینی رہتے ہیں۔ ۲ ہزار ۹ سو افراد فی مربع کلومیٹر آبادی کی کثافت دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ ان کی اکثریت خطِ غربت سے نیچے زندگی گزارتی ہے اور ان کی روزانہ آمدنی تقریباً دو ڈالر ہے۔ ۳۸ سال پہلے ۱۹۶۷ء میں اسرائیل نے غزہ پر قبضہ کیا' یہاں بھی یہودی بستیاں تعمیر کرنا شروع کر دیں اور دنیا بھر کی مخالفت کے باوجود ان میں اضافہ کرتا چلا گیا۔ ۲۱ بستیوں کے علاوہ فوج کی کئی چھاؤنیاں اور حفاظتی پٹیاں قائم کی گئیں۔ یہاں تک کہ غزہ کا ۵۸ فی صد علاقہ اسرائیلیوں کے زیرتصرف آ گیا۔

ان یہودی بستیوں میں اگست ۲۰۰۳ء کے اعداد و شمار کے مطابق ۷ ہزار ۳ سو یہودی آبادکار رہتے تھے۔ ۱۴ لاکھ فلسطینیوں کے سمندر میں صرف ۷ ہزار ۳ سو یہودی آبادکار اور ان کی حفاظت کے لیے ہر طرح کے امریکی اور اسرائیلی اسلحے سے لیس ہزاروں یہودی فوجی۔

جنرل (ر) شارون جب اپوزیشن میں تھا تو اس نے بڑھتے ہوئے فلسطینی شہادتی حملوں کو روکنے میں ناکام اسرائیلی حکومت سے کہا: ''انھیں روک نہیں سکتے تو اقتدار چھوڑ دو' میں برسرِاقتدار

° ڈائرکٹر امور خارجہ' جماعت اسلامی پاکستان

آ کر ۱۰۰ دن کے اندر اندر تحریکِ انتفاضہ ختم کر کے دکھاؤں گا"۔ خوف زدہ صہیونی عوام نے جنرل شارون کو وزیراعظم بنا دیا' اس نے سفاکیت وخوں ریزی کے اگلے پچھلے تمام ریکارڈ توڑ دیے لیکن فلسطینی عوام کی تحریکِ مزاحمت و آزادی کو نہیں کچل سکا۔

ہر قتل عام اور فوج کشی' فلسطینی عوام کے عزم و ہمت میں مزید اضافے کا سبب بنی اور بالآخر خون آشام شارون نے اعلان کیا: "میں امن کا پیغام لے کر آیا ہوں اور میرا ایمان ہے کہ فلسطینی اور اسرائیلی ساتھ ساتھ رہ سکتے ہیں"۔ اس نے ۱۸ دسمبر ۲۰۰۳ء کو اعلان کیا کہ وہ غزہ کی پٹی سے مکمل اور مغربی کنارے کے شمال میں چار یہودی بستیوں سے یک طرفہ انخلا کر دے گا۔ تب سے لے کر اب تک اس اعلان پر بہت لے دے ہوئی' دنیا بھر میں اس یہودی قربانی اور امن پسندی کا ڈھول پیٹا گیا۔ مختلف یہودی تنظیموں کی طرف سے اس کی شدید مخالفت کی گئی۔ انخلا سے ہفتہ بھر پہلے شارون کے وزیر اور سابق اسرائیلی وزیراعظم نتن یاہو احتجاجاً مستعفی ہوگئے۔ انخلا کے وقت یہودی آبادکاروں اور اسرائیلی فوجیوں کے درمیان ہاتھا پائی اور تصادم کے مزاحیہ ڈرامے پیش کیے گئے' جن میں فلسطینی بچوں پر گولیوں اور راکٹوں کی اندھا دھند بارش کرنے والے دسیوں سورما فوجی ایک ایک یہودی آبادکار پر بمشکل قابو پاتے دکھائے گئے اور غزہ سے انخلا کا عمل اسرائیلی ریڈیو سے نشر ہونے والے شارون کے ان الفاظ کی گونج میں تکمیل کی جانب بڑھا کہ "ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غزہ سے چمٹے نہیں رہ سکتے' وہاں ۱۰ لاکھ سے زیادہ فلسطینی' گنجان آباد مہاجر بستیوں میں رہتے ہیں...... بھوک اور مایوسی کے عالم میں' ان کے دلوں میں پائی جانے والی نفرت دن بدن بڑھتی جارہی ہے اور انھیں اُفق میں اُمید کی کوئی کرن دکھائی نہیں دیتی...... یہودی بستیاں خالی ہوتے دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے لیکن بلاشک وشبہہ قیامِ امن کی راہ پر یہ بہترین ممکنہ قدم ہے۔ اسرائیلی عوام مجھ پر اعتماد کریں' خطرات کے باوجود یہ ان کی سلامتی کے لیے بہترین اقدام ثابت ہوگا...... اب دنیا فلسطینی جواب کی منتظر ہے۔ ہم دوستی کے لیے بڑھنے والے ہر ہاتھ کو زیتون کی شاخ پیش کریں گے"۔ یہی جنرل شارون اس سے پہلے غزہ کے بارے میں کہا کرتا تھا: "غزہ میں موجود یہودی بستیاں اسرائیلی سلامتی پلان کا ناگزیر حصہ ہیں۔ ان کا مستقبل ہمارے لیے' تل ابیب (القدس) کے مستقبل کی حیثیت رکھتا ہے"۔